23واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 29 اگست 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

1۔ اوقاف و مذہبی امور 2۔ تحفظ ماحول

3۔ کان کنی و معدنیات

بروز پیر 9 مئی 2016 کے ایجنڈا سے معزز رکن کی درخواست پر زیر التواء سوال

ضلع ننکانہ صاحب: درباروں اور اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*7333: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں محکمہ اوقاف کے تحت درباروں کی تعداد تحصیل وائز بتائیں؟

(ب) 15-2014 میں ان درباروں سے کتنی آمدن اور کتنے اخراجات ہوئے، تفصیل دربار وائز بتائیں؟

(ج) جو دربار محکمہ کی تحویل میں نہ ہیں کیا محکمہ ان کو اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتا ہے نیز ان درباروں کی تعداد کتنی ہے؟

(د) ضلع ننکانہ میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے؟

(ہ) کتنی اراضی ٹھیکہ یا لیز پر دی گئی ہے؟

(و) ضلع بھر میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی پر لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے؟

(تاریخ وصولی 09 فروری 2016 تاریخ ترسیل 16 مارچ 2016)

جواب

وزیر اوقاف و مذہبی امور

(الف) ضلع ننکانہ صاحب میں محکمہ اوقاف کے درباروں کی تعداد 9 عدد ہے جن کی تحصیل وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل ننکانہ صاحب	5 عدد
تحصیل شاہ کوٹ	4 عدد
تحصیل سانگلہ ہل	00
میزان	9 عدد

(ب) 15-2014 میں ان درباروں سے آمدن کی تفصیل تحصیل وائز درج ذیل ہے۔

تحصیل ننکانہ صاحب

نمبر شمار	نام دربار	آمدن	اخراجات

1۔	دربار حضرت کلی نور دین	-/24,25,000	دربار شریف کی آمدن ٹھیکہ پر ہے۔
2۔	دربار حضرت شاہ سلیم	-/10,51,000	اخراجات ٹھیکیدار کے ذمہ ہیں۔
3۔	دربار حضرت الف شاہ بخاری	-/1,08,750	۔ایضاً۔
4۔	دربار حضرت فتح دیوان موضع بڑا گھر	-/2,31,500	۔ایضاً۔
5۔	دربار حضرت پیر محبوب شاہ	-/7900	۔ایضاً۔

تحصیل شاہ کوٹ

نمبر شمار	نام دربار	آمدن	اخراجات
1	کرامت پنجہ شیر بکری حضرت نولکھ ہزاری	-/2,13,000	۔ایضاً۔
2۔	دربار حضرت نذر دیوان	-/60,200	۔ایضاً۔
3۔	دربار حضرت چپ شاہ	-/38,000	اخراجات ٹھیکیدار کے ذمہ ہیں۔
4۔	دربار حضرت نولکھ ہزاری شاہ کوٹ	-/67,33,537	-/11,52,320

(ج) دربار حضرت ننھے میاں سرکار واقع پرانا ننکانہ صاحب
دربار حضرت پیر محمود شاہ نزد نہر کالونی تھانہ مانگٹانوالہ تحصیل وضلع ننکانہ صاحب
ان مزارات کے سروے کروانے کے بعد آمدن واخراجات کا موازنہ کر کے محکمانہ تحویل میں لینے کیلئے کارروائی کی جاسکتی ہے۔

(د) ضلع ننکانہ صاحب میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 1938 کنال 12 مرلے اراضی ہے۔

(ہ) ضلع ننکانہ صاحب میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل رقبہ میں سے 1619 کنال 09 مرلے اراضی ٹھیکہ پر ہے جبکہ 303 کنال 12 مرلے پر ناجائز کاشت ہوئی ہے اور ناجائز کاشت کنندگان کے خلاف وصولی بذریعہ مالگزاری ایکٹ کی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔ جبکہ 15 کنال 11 مرلے اراضی

عدالت عالیہ لاہور میں زیر سماعت مقدمہ بعنوان محکمہ اوقاف بنام جعفراں بی بی کی وجہ سے محکمانہ قبضہ میں نہ ہے۔

(و)(1)وقف اراضی غلام پیر موضع فتح ٹھٹھ تحصیل ننکانہ صاحب رقبہ تعدادی 15 کنال 11 مرلے پر سابق متولی نے ناجائز قبضہ کر کے فروخت کر دی تھی جس کے بارے میں عدالت عالیہ لاہور میں مقدمہ بعنوان محکمہ اوقاف بنام جعفراں بی بی زیر سماعت ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اپریل 2016)

داتادربار ہسپتال لاہور سے متعلقہ تفصیلات

*5273: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) داتادربار لاہور کے زیر انتظام داتادربار ہسپتال کے سالانہ اخراجات کتنے ہیں، ہر مد وائز اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ہسپتال میں کون کون سی طبی مشینری موجود ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کون کون سی مشینری خراب ہے اور کون کون سی درست حالت میں ہے؟

(د) کیا حکومت خراب مشینری درست کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2014 تاریخ ترسیل یکم دسمبر 2014)

جواب

وزیر اوقاف و مذہبی امور

(الف) داتادربار ہسپتال لاہور کے بجٹ سال 15-2014 کی مد وائز تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) داتادربار ہسپتال لاہور میں موجود مشینری کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) داتادربار ہسپتال لاہور میں موجودہ طبی آلات جو درست حالت میں کام کر رہے ہیں اور جو خراب ہیں کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) داتادربار ہسپتال لاہور میں موجود خراب مشینری کو ہسپتال کے منظور شدہ بجٹ میں رہتے ہوئے باقاعدگی سے ٹھیک کروایا جاتا ہے۔ داتادربار ہسپتال لاہور محکمہ اوقاف پنجاب کے زیرانتظام کام کررہا ہے۔ اس ہسپتال کا محکمہ ہیلتھ کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہے اور نہ ہی گورنمنٹ کی جانب سے داتادربار ہسپتال لاہور کو کوئی فنڈ مہیا کیا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 23 اگست 2016)

لاہور تا قصور روڈ پر کارخانوں / فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

*7703: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) قصور لاہور روڈ پر لاہور سے قصور تک کتنے کارخانے / فیکٹریاں اور ٹیریز ہیں ان کے نام اور مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان کارخانوں / فیکٹریوں اور ٹیریز میں کون کون سی ایسی ہیں جن کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت کارروائی سال 2014-2015 اور 2016 میں کی گئی ہے؟

(ج) کون کون سے ادارے ایسے ہیں جو کہ آبی اور فضائی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت ان اداروں کے خلاف سخت سے سخت ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 13 اپریل 2016 تاریخ ترسیل 11 جون 2016)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ضلع قصور میں لاہور روڈ پر لاہور سے قصور تک کارخانوں / فیکٹریوں اور ٹیریوں کی تعداد 20

ہے جن کے نام اور ان کے مالکان کے نام بطور Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

ضلع لاہور میں لاہور قصور روڈ پر 45 کارخانے قائم ہیں جن کی تفصیل بطور Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع قصور میں فضائی آلودگی کا باعث بننے والے سات کارخانوں (1) عبدالشکور گلیو مینو فیکچرنگ یونٹ، (2) اللہ دتہ گلیو مینو فیکچرنگ یونٹ، (3) نیاز گلیو مینو فیکچرنگ یونٹ، (4) مختار گلیو مینو فیکچرنگ یونٹ، (5) صادق گلیو مینو فیکچرنگ یونٹ، (6) حیات گلیو مینو فیکچرنگ یونٹ، (7) اکرم گلیو مینو فیکچرنگ یونٹ کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی اور انہیں آبادی سے باہر منتقل کروایا گیا ہے۔ مزید فضائی آلودگی کا باعث بننے والے یونٹ اعظم کیمیکلز کا چالان بنا کر پنجاب انوائرنمنٹل ٹربیونل میں جمع کروایا گیا جہاں پر کیس زیر سماعت ہے۔ جبکہ آبی آلودگی کا باعث بننے والے کارخانوں / ٹینریوں کیخلاف ماحولیاتی ایکٹ کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی جس پر میسر زداد اانٹر پرائزز، میسر ز حفیظ ٹینری اور میسر ز ریاض ٹینری نے اپنے انفرادی ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے ہیں جس سے ماحولیاتی آلودگی کا بہت حد تک تدارک ہوا ہے۔

ضلع لاہور میں لاہور قصور روڈ پر کوئی ٹینری نہیں ہے تحفظ ماحول ایکٹ 2012 کے تحت 14 فیکٹریوں کو جن کا آبی فضلہ یا فضائی اخراج مقررہ ماحولیاتی معیار (Environmental Quality Standards) کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے تحفظ ماحول آرڈرز جاری کیے گئے ہیں۔ تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور و قصور میں لاہور قصور روڈ پر واقع اداروں میں "قصور ٹینری ویسٹ مینجمنٹ ایجنسی (KTWMA)"، LWMC اور TMA شامل ہیں اور اس کے علاوہ اس روڈ پر (8) آٹھ ہسپتال واقع ہیں جن کی تفصیل بطور Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) "قصور ٹینری ویسٹ مینجمنٹ ایجنسی (KTMA)" میں بہتری لانے کے لئے سیکرٹری صاحب

محکمہ تحفظ ماحول نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری بھیج دی ہے۔

جبکہ ایسے ادارے / ہسپتال جو اپنے جراثیمی فضلہ کو Hospital Waste Management Rules 2014 کے مطابق تلف نہیں کر رہے۔ ان کے خلاف متذکرہ قانون کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 26 اگست 2016)</u>

دریائے سندھ کی OWL سے لوہا کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*7736: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر کان کنی و معدنیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع میانوالی اور دیگر علاقہ جات یہاں سے دریائے سندھ گزرتا ہے دریا کے علاقہ میں جو OWL پائی جاتی ہے اس میں 60 سے 70 فیصد تک لوہا پایا جاتا ہے جبکہ حکومت باہر سے جو خام مال لوہے کی تیاری کے لئے خریدتی ہے اس میں 50 سے 60 فیصد لوہا ہوتا ہے؟

(ب) کیا حکومت دریائے سندھ کے ان علاقوں میں پائی جانے والی OWL سے لوہے کی تیاری کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 15 اپریل 2016 تاریخ ترسیل 5 مئی 2016)

جواب

وزیر کان کنی و معدنیات

(الف) غالباً معزز رکن اسمبلی کی مراد آئرن اور (Iron ore) ہے۔ دریائے سندھ کا پانی کروڑوں سال سے بالائی پہاڑی علاقوں / چٹانوں سے گزر رہا ہے جو کہ پتھروں کے توڑ پھوڑ کا سبب بنتا ہے اور آخری مرحلہ میں یہ ریت / مٹی کی شکل اختیار کرلیتا ہے یہی ریت دریائے سندھ، ضلع میانوالی و دیگر علاقہ جات میں پائی جاتی ہے۔ اس ریت میں مختلف معدنیات کے ذرات بشمول سونا و خام لوہا انتہائی معمولی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ ان معدنیات کو Placer Deposits کہا جاتا ہے۔ اس خام لوہے میں 60 سے 70 فیصد تک لوہا موجود ہونا یقینی نہ ہے۔

(ب) میانوالی اور دیگر علاقہ جات جہاں سے دریائے سندھ گزرتا ہے، مقامی لوگ بذریعہ Panning یعنی چھاننا سے سونے کے ذرات کی معمولی مقدار نکالتے رہتے ہیں۔ اس کے پیش نظر محکمہ معدنیات حکومت پنجاب نے پنجاب میں پائی جانے والی دیگر معدنیات کے تفصیلی سروے کے ساتھ ساتھ ان Placer Gold Deposits کے سروے کا پراجیکٹ برائے سال 2016-19 تک بنایا ہوا ہے تاکہ اس کے Economical ہونے کا جائزہ لیا جاسکے۔ تاہم دریائے سندھ کی ریت میں خام لوہے کے ذرات چونکہ انتہائی کم مقدار میں پائے جاتے ہیں اور اس کی مالیت

بھی انتہائی کم ہوتی ہے لہٰذا Un-Economical ہونے کی وجہ سے لوہے کے یہ معمولی مقدار کے ذرات صنعتی لوہا بنانے کے قابل نہ ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 25 اگست 2016)

بہاولپور میں محکمہ اوقاف کی سرکاری اراضی و دیگر تفصیلات

*7330: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور ضلع میں محکمہ اوقاف کے تحت کہاں کہاں کتنی کتنی زمین ہے ہر علاقہ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بیان فرمائیں اور کتنی زمین پر کہاں کہاں ناجائز قبضہ کب سے ہے اور محکمہ نے یہ قبضہ چھڑوانے کے لیے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) بہاولپور شہر میں اندرون شہر مشہور و معروف مسجد الصادق کے ساتھ کتنی دکانیں منسلک ہیں نیز اس مسجد کے لئے نواب آف بہاولپور نے کتنا زرعی رقبہ مختص کیا تھا اس رقبہ کا Status کیا ہے پچھلے پانچ سال وائز اس سے کتنی آمدنی ہوئی ہے نیز مسجد سے ملحق دکانوں کا فی دکان کتنا کرایہ ہے تفصیل بیان کریں نیز مسجد کے اطراف جو پرائیویٹ دکانیں ہیں ان کا کتنا کرایہ چل رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 9 فروری 2016 تاریخ ترسیل 10 مئی 2016)

جواب

وزیر اوقاف و مذہبی امور

(الف) ضلع بہاولپور میں 806 ایکڑ 1 کنال 12 مرلے اراضی محکمہ اوقاف کے زیر تحویل ہے جس کی موضع و تحصیل وائز تفصیل "پرچم الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ضلع بہاولپور میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل رقبہ پر ناجائز قبضہ کی تفصیل معہ نام ناجائز قابضین و عرصہ قبضہ اور محکمہ کی طرف سے ان کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل "پرچم ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جامع مسجد الصادق بہاولپور کے ساتھ کل 287 دکانات منسلک ہیں جن کی مکمل تفصیل بمعہ ماہوار کرایہ کی تفصیل

"پرچم ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نواب آف بہاولپور نے مسجد کیلئے کوئی زرعی رقبہ مختص نہ کیا تھا مسجد سے منسلک دکانات کا اوسط ماہوار کرایہ مبلغ 1212 روپے فی دکان ہے جبکہ مسجد کے اطراف

میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی دکانات ہیں جن کا اوسط ماہوار کرایہ مبلغ -/3000 روپے فی دکان ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 اگست 2016)

لاہور شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***7753: ڈاکٹر عالیہ آفتاب:** کیا وزیر تحفظ برائے ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کی بہتات ہے جس کی وجہ سے عوام میں ذہنی اور جسمانی بیماریاں بڑھ رہی ہیں؟

(ب) حکومت ان دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 15 اپریل 2016 تاریخ ترسیل 5 مئی 2016)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) لاہور شہر ایک گنجان آباد شہر ہے جس کی وجہ سے شہر بھر میں گاڑیوں کی بہتات ہے جس میں کچھ گاڑیاں زیادہ دھواں چھوڑنے کا باعث بھی ہیں جس کی وجہ سے ماحول خراب ہوتا ہے۔ ہر شہری اور فرد کا انفرادی طور پر اپنی گاڑیوں کی باقاعدہ سروس اور مرمت نہ کروانا گاڑیوں کے دھواں چھوڑنے کی ایک بڑی وجہ ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول کی ہدایات پر ضلعی آفیسر نے لاہور شہر میں گاڑیوں کا دھواں اور شور پر قابو پانے کیلئے لاہور ٹریفک پولیس کی معاونت سے رواں سال علاقہ وائز 4 ٹیمیں تشکیل دی ہیں۔ ان ٹیموں نے لاہور شہر میں مختلف جگہوں پر دھواں چھوڑنے والی اور شور مچانے والی گاڑیوں کے چالان کیئے۔ چالاننگ کی تفصیل (فلیگ اے تصاویر فلیگ، بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور شہر میں دھواں اور شور پر قابو پانے کیلئے سال 2016 سے "ٹریفک آگاہی مہم" کے تحت لاہور شہر میں مختلف جگہوں پر ٹریفک کی آگاہی کے لیے بینرز آویزاں کیئے ہیں۔ جس کی تصاویر (فلیگ سی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ شہر میں مختلف جگہوں پر دھواں اور شور پیدا کرنے

والی گاڑیوں اوراس کے ماحولیاتی نقصانات کی آگاہی کیلئے گاڑی ڈرائیورزاور عوام الناس کو پمفلٹ تقسیم کئے گئے ہیں۔ جس کی تصاویر (فلیگ ڈی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

لاہور میں بڑھتے ہوئے دھواں اور شور کے خاتمے اور عوام الناس کی صحت عامہ کی بہتری کیلئے گھر گھر "ٹریفک آگاہی مہم" پہنچانے کیلئے میڈیا اور اخبارات میں بھی تشہیر کی گئی ہے۔ جس کی تصاویر (فلیگ ای) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 26 اگست 2016)

لاہور:۔ دربار حضرت مادھولال حسین کے بارے میں تفصیلات

*7634: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیاوزیر اوقاف ومذہبی امور ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) مادھولال حسین دربار لاہور کے چیئرمین کو منتخب کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ من پسند لوگوں کو چیئرمین کے اختیارات دیئے گئے ہیں اس کی وضاحت کی جائے؟

(ج) اس دربار سے ہونے والی آمدنی کو کس مد میں استعمال کیا جاتا ہے؟

(د) دربار کی دکانوں کی آمدن اور خرچ کی تفصیل ایک سال کی فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 4 اپریل 2016 تاریخ ترسیل 27 جون 2016)

جواب

وزیر اوقاف ومذہبی امور

(الف) دربار حضرت مادھول لال حسین کی امور مذہبیہ کمیٹی اوقاف سرکل نمبر 5 اور زونل ناظم اوقاف لاہور کی سفارشات کی روشنی میں ایک سال کے لیے تشکیل دی جاتی ہے، جس کا چیئرمین مقامی طور پر اچھی شہرت رکھتا ہو اس کا مسلک سنی بریلوی ہونا چاہیے جبکہ وہ صاحب ثروت ہونے کے علاوہ دربار شریف کی خدمت کا جذبہ بھی رکھتا ہو اور دربار شریف پر مقامی سطح پر اٹھنے والے مسائل کا حل کرنے کی صلاحیت کا حامل ہو۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ من پسند لوگوں کو چیئر مین کے اختیارات دیئے گئے ہیں کیونکہ دربار حضرت مادھولال حسین کی امور مذہبیہ کمیٹی کی تشکیل درج بالارائج طریقہ کار کے مطابق کی گئی ہے، جس میں اصول وضوابط کا مکمل خیال رکھا گیا ہے۔

(ج) دربار حضرت مادھولال حسین سے ہونے والی آمدن دربار شریف کے نام سے بنک اکاؤنٹ نمبر 7-723 نیشنل بنک آف پاکستان باغبانپورہ برانچ میں جمع کروائی جاتی ہے جو کہ بعد میں سینٹرل اوقاف فنڈ پنجاب C-7 میں منتقل کی جاتی ہے۔ جس میں سے دربار شریف و مسجد کی تعمیر و مرمت، عملہ مسجد دربار شریف کی تنخواہ کے علاوہ بجلی و گیس کے بل ادا کئے جاتے ہیں۔

(د) دربار حضرت مادھولال حسین سے ملحقہ آٹھ عدد دکانات گڈول کے ذریعے نیلام عام کی گئی تھیں جن میں سے گذشتہ سال 16-2015 کرایہ کی مد میں مبلغ -/1,92,890 روپے آمدن ہوئی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ محکمہ کی طرف سے کوئی رقم خرچ نہ کی گئی کیونکہ معاہدہ کرایہ داری کے مطابق جملہ اخراجات کرایہ داران کے ذمہ ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 23 اگست 2016)</u>

محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد اور ٹی ایم اے تاندلیانوالہ کے درمیان مقدمہ بازی سے متعلقہ تفصیلات

*7993: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے ٹی ایم اے تاندلیانوالہ کے خلاف کورٹ میں مقدمہ درج کیا ہوا ہے۔ اگر ہاں تو یہ مقدمہ کب اور کن وجوہات کی بناء پر درج کروایا تھا؟

(ب) اس مقدمہ کی پیروی پر کتنی رقم محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد اور ضلعی حکومت فیصل آباد نے آج تک خرچ کی ہے کتنی رقم وکلاء صاحبان کو مقدمہ کی پیروی کے لئے ادا کی گئی؟

(ج) یہ مقدمہ کس کی عدالت میں چل رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 26 مئی 2016 تاریخ ترسیل 2 اگست 2016)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) محکمہ تحفظ ماحول نے ٹی ایم اے تاندلیانوالہ کو انوائرنمنٹ پروٹیکشن آرڈر جاری کیا تھا جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس آرڈر کی Compliance ٹی ایم اے تاندلیانوالہ نے کرلی تھی اس لئے محکمہ تحفظ ماحول فیصل آباد نے ٹی ایم اے تاندلیانوالہ کے خلاف کورٹ میں کوئی مقدمہ درج نہ کیا ہے۔

(ب) چونکہ اس طرح کے کسی مقدمہ کا کوئی وجود نہیں لہذا کسی قسم کے اخراجات نہ ہوئے ہیں۔

(ج) کوئی ایسا مقدمہ چونکہ ہوا ہی نہیں، اس لیے اس کے کسی عدالت میں چلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(تاریخ وصولی جواب 26 اگست 2016)

ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے دربار اور اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*8017: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر اوقاف و مذہبی امور از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے تحت درباروں کی تعداد تحصیل وائز بتائیں؟

(ب) 15-2014 اور 16-2015 میں ان درباروں سے کتنی آمدن اور کتنے اخراجات ہوئے، تفصیل دربار وائز بتائیں؟

(ج) جو دربار محکمہ کی تحویل میں نہ ہیں کیا محکمہ ان کو اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتا ہے نیز ان درباروں کی تعداد کتنی ہے؟

(د) ضلع بھر میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے اور کتنی اراضی پر کتنے لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ہ) کتنی اراضی محکمہ اوقاف نے لیز/ ٹھیکہ پر دے رکھی ہے؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2016 تاریخ ترسیل 9 اگست 2016)

جواب

وزیر اوقاف و مذہبی امور

(الف) 1۔ تحصیل ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مزارات کی تعداد 09 ہے۔

2۔ تحصیل چیچہ وطنی میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مزارات کی تعداد 05 ہے۔

(ب) سال 15-2014 اور سال 16-2015 کے دوران ان درباروں سے حاصل آمدن اور اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

آمدن 15-2014	اخراجات 15-2014	آمدن 16-2015	اخراجات 16-2015
-/12026611 روپے	-/7338539 روپے	-/13817994 روپے	-/8577270 روپے

(ج) متولیان / سجادہ نشینوں کے زیر انتظام و انصرام مزارات کی تفصیل کا کوئی ریکارڈ محکمانہ طور مرتب نہ کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے محکمہ ایسے درباروں کی تعداد بتانے سے قاصر ہے۔ جس دربار کی بابت محکمہ کو کوئی شکائیت موصول ہوتی ہے۔ اس دربار کا سروے کرانے کے بعد فیزیبلٹی رپورٹ تیار کی جاتی ہے کہ اگر محکمہ اس دربار کو اپنی تحویل میں لے لے تو اس پر اخراجات کی مد میں محکمہ کو کوئی اضافی بوجھ تو برداشت نہ کرنا پڑیگا۔ اگر دربار کی آمدن اتنی ہو، جس سے اس دربار پر ہونیوالے اخراجات پورے کیے جا سکیں تو پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس 1979 کی شق نمبر 7 کے تحت حاصل اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب اس دربار کا انتظام و انصرام محکمانہ تحویل میں لینے کا نوٹیفکیشن جاری کرتے ہیں۔ دفتری ریکارڈ کے مطابق اس وقت ساہیوال کے دو عدد مزارات کے سروے زیر کارروائی ہیں۔ سروے کی تکمیل کے بعد ان مزارات کو محکمانہ تحویل میں لینے یا نہ لینے کا فیصلہ کیا جائیگا۔

(د) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل کل 138 ایکڑ 2 کنال 15 مرلے اراضی ہے۔ جس میں سے 27 ایکڑ 7 کنال 09 مرلے پر 70 افراد ناجائز قابض ہیں جس کی تفصیل بر نشان "ب" معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے جبکہ زرعی رقبہ کی تفصیل بر نشان "الف" معزز ایوان کی میز پر فراہم کر دی گئی ہے۔

(ہ) مالی سال 17-2016 کے لئے اس وقت تک 103 ایکڑ 7 کنال 19 مرلے رقبہ نیلام ہو چکا ہے جبکہ 30 ایکڑ 1 ایک کنال 14 مرلے رقبہ ضمنی شیڈول نیلام میں شامل ہے۔ جس میں 22 ایکڑ 7 کنال 07 مرلے زیر قبضہ رقبہ بھی شامل ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 26 اگست 2016)</u>

ضلع ساہیوال میں فضائی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*8016: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں فضائی آلودگی کی روک تھام کیلئے سال 15-2014 اور 16-2015 میں جو منصوبے بنائے گئے ان کی الگ الگ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) ضلع ساہیوال میں فضائی آلودگی کا لیول کتنا ہے نیز مقررہ حد سے کتنا زیادہ ہے اور زیادہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں اس کی روک تھام کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) ضلع ساہیوال میں فضائی آلودگی کو کم کرنے کیلئے جن جن منصوبہ جات پر عمل کیا جا رہا ہے ان کی تکمیل کی مدت کتنی ہے اور ان منصوبہ جات پر اب تک کل کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2016 تاریخ ترسیل 9 اگست 2016)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ضلع ساہیوال میں فضائی آلودگی کی روک تھام کیلئے سرکاری سطح پر 15-2014 اور 16-2015 میں کوئی منصوبہ نہیں بنایا گیا ہے۔ البتہ پنجاب کی سطح پر منصوبے بنائے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں لاہور کے لیے ایک ائیر مانیٹرنگ اسٹیشن خرید لیا ہے جبکہ مزید 05 مانیٹرنگ اسٹیشن

خریدے جارہے ہیں جس میں سے ضلع ساہیوال میں بھی ایک اسٹیشن لگایا جائیگا۔ جس منصوبے کے تحت یہ مانیٹرنگ اسٹیشن خریدے جارہے ہیں اس منصوبے کا نام Establishment of Air Quality Monitoring Stations in Punjab ہے۔

(ب)ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کی لیبارٹری کی ٹیم نے ساہیوال شہر میں فضائی آلودگی کا لیول چیک کرنے کیلئے مورخہ 27.4.2015تا01.05.2015 رہائشی، کمرشل، سڑکوں کے کنارے اور سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے نزدیک علاقوں کی مانیٹرنگ کی۔ اس مانیٹرنگ کے دوران اہم گیسیں مثلاً سلفر ڈائی آکسائڈ(SO2)، نائٹرک آکسائیڈ(NO) نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ(NO2)، کاربن مونو آکسائیڈ(CO) اور سانس کے ذریعے جسم میں داخل ہونے والے ذرات(PM2.5) Respirable Particulate Matter چیک کیے گئے۔ تمام جگھوں پر صرف Respirable Particulate Matter کی مقدار National Environmental Quality Standards سے زیادہ ہے یہ مقدار شہری علاقوں میں نسبتاً زیادہ ہے جس کی اہم وجہ گاڑیوں اور دوسرے غیر متحرک ذرائع سے فضائی آلودگی کا اخراج ہے۔ باقی چیک کردہ گیسوں کی مقدار National Environmental Quality Standards سے متجاوز نہ ہے۔

تحفظ ماحول لیب پنجاب لاہور رپورٹ بطور Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے بڑھتی ہوئی ٹریفک آلودگی کی اہم وجہ ہے جس کیلئے محکمہ تحفظ ماحول ساہیوال کی ٹریفک پولیس اور سیکرٹری آر ٹی اے ساہیوال کے ساتھ مل کر ٹریفک آلودگی کو کنٹرول کرنے کیلئے مہم جاری ہے۔ 10 گاڑیوں کے کیس ماحولیاتی مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔ جبکہ 25 مقدمات میں آلودگی پیدا کرنے والی گاڑیوں کو ماحولیاتی مجسٹریٹ کی جانب سے /-6,000 2 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ فضائی آلودگی کا سبب بننے والے بھٹہ خشت اور مختلف قسم کی فیکٹریوں کے خلاف پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کی جارہی ہے۔ ان فیکٹریوں اور بھٹہ خشت کی تفصیل بطور Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں فضائی آلودگی کی روک تھام کیلئے سرکاری سطح پر کوئی منصوبہ نہیں بنایا گیا ہے البتہ پنجاب کی سطح پر منصوبے بنائے جارہے ہیں۔اس سلسلے میں لاہور کے لیے ایک ائیر مانیٹرنگ اسٹیشن خرید لیا ہے جبکہ مزید 05 مانیٹرنگ اسٹیشن خریدے جارہے ہیں جس میں سے ضلع ساہیوال کے لیے بھی ایک اسٹیشن رکھا گیا ہے۔ جس منصوبے کے تحت یہ مانیٹرنگ اسٹیشن خریدے جارہے ہیں اس منصوبے کا نام Establishment of Air Quality Monitoring Stations in Punjab ہے جس کی کل لاگت 88 ملین روپے ہے۔مزید مطلع کیا جاتا ہے کہ محکمہ تحفظ ماحول نے پنجاب پاور ڈویلپمنٹ بورڈ کو قادر آباد ساہیوال میں کوئلے سے چلنے والے پاور پراجیکٹ کی منظوری دے دی ہے۔اس منظوری کے تحت قومی ماحولیاتی معیار (NEQS) کی تعمیل کے لیے آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لیے ٹریٹمنٹ پلانٹ لگائے جائیں گے اور مزید یہ کہ مرکزی کنٹرول سسٹم بھی لگایا جائے گا۔پلانٹ مالکان 30,000 درخت بھی لگائیں گے۔اس کے علاوہ بڑے آلودگی پھیلانے والے عناصر کی نشاندہی کیلئے ائیر پولوشن مانیٹرنگ اینالائزرز بھی لگائے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 اگست 2016)

لاہور تا شیخوپورہ روڈ کے دونوں اطراف فیکٹریوں اور کارخانوں کے استعمال شدہ Waste سے متعلقہ تفصیلات

*8023: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور تا شیخوپورہ روڈ کے دونوں اطراف چھوٹی، بڑی فیکٹریاں اور کارخانے قائم ہیں جن کا ویسٹ اور استعمال شدہ پانی ان کے باہر کھڑا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ویسٹ اور استعمال شدہ پانی کی وجہ سے اس علاقہ میں فضائی اور آبی آلودگی بڑھ رہی ہے جس سے اس علاقہ کے لوگ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس صورت حال پر غور کر کے اس کی اصلاح کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2016 تاریخ ترسیل 9 اگست 2016)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے علاقہ میں لاہور تا شیخوپورہ کے دونوں اطراف چھوٹی بڑی 44 فیکٹریاں اور کارخانے قائم ہیں جن کا ویسٹ اور استعمال شدہ پانی ان کے باہر کھڑا ہوتا ہے۔ محکمہ ہذا ان چھوٹی اور بڑی فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی کر رہا ہے جن کے آگے ویسٹ اور استعمال شدہ پانی کھڑا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ضلع لاہور کے علاقہ میں لاہور شیخوپورہ روڈ پر 4 فیکٹریاں واقع ہیں جن میں سے 3 فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں۔ ایک فیکٹری رستم سہراب سائیکل چل رہی ہے اس کا کوئی ویسٹ استعمال شدہ پانی باہر کھڑا نہیں ہوتا۔ ان تمام فیکٹریوں کی تفصیل "Annex-A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیکٹریوں کے ویسٹ اور استعمال شدہ پانی کو بغیر کسی ٹریٹمنٹ کے تلف کرنے سے آبی آلودگی بڑھنے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اور علاقے کے لوگ اس آلودگی کی وجہ سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے آبی آلودگی کا باعث بننے والی فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے ان فیکٹریوں کو اپنا استعمال شدہ پانی صاف کر کے اور (Environmental Quality Standard) کے مطابق لانے کی ہدایات جاری کی ہیں۔

محکمہ ہذا نے آلودگی کا باعث بننے والی فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے تحفظ ماحول کے قانون مجریہ 1997 (ترمیم شدہ 2012) کی دفعہ 16 کے تحت قانونی کارروائی کر کے 37 فیکٹریوں کو تحفظ ماحولیاتی آرڈر جاری کر دیئے ہیں جس کی تفصیل "Annex-B" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 اگست 2016)

لاہور	رائے ممتاز حسین بابر
27 اگست 2016ء	سیکرٹری

بروز پیر 29 اگست 2016 کو محکمہ جات 1۔اوقاف و مذہبی امور۔2۔ تحفظ ماحول۔3۔کان کنی و معدنیات کے سوالات و جوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب طارق محمود	7333
2	محترمہ فائزہ احمد ملک	5273
3	ملک محمد احمد خان	7703
4	جناب احمد خان بھچر	7736
5	ڈاکٹر سید وسیم اختر	7330
6	ڈاکٹر عالیہ آفتاب	7753
7	محترمہ راحیلہ خادم حسین	7634
8	جناب احسن ریاض فتیانہ	8023۔7993
9	جناب محمد ارشد ملک،ایڈووکیٹ	8016۔8017